خطبہ جمعہ

(۲۹ - اپریل ۱۹۱۱ء)

ولتنظر نفس ما قدمت لغد

آج کل لوگوں کے یہ بات ذہن نشین کی جاتی ہے - کہ آدمی آزاد ہے - مگر جب پوچھا جاوے - کیا چیز آزاد ہے - ذاتی ہی آزاد ہے ؟ تو حیرت زدہ ہو کر عجیب عجیب طور پر جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر اپنے طور پر کچھ حد بندیاں کرنے لگتے ہیں - گویا اپنے قول کی آپ ہی تردید کر لیتے ہیں - میں نے آجکل کے تعلیم یافتوں سے پوچھا ہے - کہ جیسے تم آزاد بنتے ہو - اگر تمہارے ماں باپ بھی اسی قسم کی آزادی اختیار کر لیں - تو تم کیسی مشکلات میں پڑتے - ماں پرورش ہی نہ کرتی اور یوں کہتی کہ چلو مجھے کیا پڑی ہے - اس کا بول براز سنبھالوں اور یہ سوئے اور میں راتوں جاگوں تیمارداری میں جان تک ہلکان کر دوں - باپ کہے چلو ہمیں کیا ضرورۃ ہے خواہ مخواہ اسے خرچ دیں - غرض سب کے دماغ میں آزادی کی ہوا سما جائے تو یہ کارخانہ دم میں تباہ ہو جائے ایسے ہی ایک دہریہ خیالات کے شخص کا قول تھا کہ اسلام کے اس قدر احکام کی پابندی مشکل ہے - میں نے پوچھا کیا تم میونسپلٹی کے قانون کی متابعت نہیں کرتے - پولیس کو قانون کو نہیں مانتے - ضابطہ فوجداری کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے - سوسائیٹی کے رول کی قدر نہیں کرتے - کیا تم طبی قوانین کا لحاظ نہیں رکھتے اور کیا ان کا مجموعہ قرآن مجید سے بہت بڑا نہیں ہے - تو وہ بہت نادم ہوا - عیسائیوں کے دماغ میں آزادی سمائی - تو شریعت کو لعنت قرار دیا - مگر ان کی سوسائیٹی کے رول اس قدر ہیں کہ ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے -

ایک عالم کے منہ سے ایک بات نکلی جو میرے لئے نکتہ معرفت ہو گئی [illegible] علم پڑھا گیا - تو یہ خشیۃ کم ہو گئی یہ اس لئے کہ ایسی کتابیں نہیں پڑھائی جاتیں جن سے خشیت بڑھے -

مدارس کے [illegible] پڑھائی جاوے میں کہتا ہوں انجیل کا ابتدا اور انتہا اور قرآن مجید کا ابتدا اور انتہا ہی دیکھ لو اور ان کا مقابلہ کرو - ایک میں الحمد ایسی جامع دُعا ہے کہ دنیا اسکی مثل سے عاجز ہے اور اخیر تمام دکھوں سے بچنے کی راہ بتائی - دوسری میں ایک نسب نامہ ہے - جو اخلاق و روح کے لئے کچھ مفید نہیں اور اخیر میں یہ لکھا ہے کہ وہ پھانسی دیا گیا - غرض علماء میں تو خشیۃ نہیں اور عوام کالانعام ان کے تابع ہوئے - گدی نشینوں کی حالت اس سے ناگفتہ بہ - امراء اپنی دولت میں مست - پھر اخبار نویس ہیں - وہ دوسروں کی اصلاح پر تو تیار ہیں مگر اپنی اصلاح کے لئے کوئی کہدے تو لڑنے کو تیار ہیں - اور یہ نہیں سمجھتے - جب تم کسی ناصح کی نصیحت کی قدر نہیں کرتے - تو تمہارا کیا حق ہے کہ اپنی نصیحت کو منواؤ -

پس میں تمہیں تاکید کرتا ہوں - کہ الٰہی حد بندیوں کو نگاہ رکھو - اور ہر وقت نفس کا محاسبہ کرتے رہو - کل کے واسطے تم نے کیا تیاری کی ہے -

---

کچھ قدرت ثانی کے متعلق

گوجرات سے مجھے ایک خط ملا - کہ یہاں کوئی حضرت میں قدرت ثانی بنتے ہیں - پیر ہے وہ ہے - اسی طرح پچھلے دنوں ایک صاحب دکن سے آئے تھے میں حیران ہوں کہ ہمارے احباب نے ایک راستباز کا مقدس چہرہ دیکھا اس کے نشانات کو ملاحظہ کیا - [illegible] دعووں پر گھبرا اٹھتے ہیں اور کیوں انکار و تسلیم میں جلدی کرتے ہیں - [illegible] ہے ہرگز قابل توجہ نہیں ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ آج کل اسلام کے اندرونی و بیرونی دشمنوں [illegible] حربے کی ضرورت ہے اور اس کو چلانے والے کے لئے کس قدر قابلیت درکار ہے - کیا محض ایسا شخص کافی ہو سکتا ہے - جو اپنی صداقت کا نشان تمام انبیاء علیہم السلام کے طرز عمل کے خلاف تین چار مردوں کی طاقت دینا ٹھہرائے (کیونکہ انبیاء تو قوے شہوانی و غضبی کے گھٹانے کے لئے آتے ہیں) یا وہ جوہر صبح اٹھ کر ایک دو رویا سنا دے - ہرگز نہیں بلکہ وہ پہلے اپنی خدمات سے یہ تو ثابت کرے کہ میں اسلام کا خادم ہوں اور مخالفین دین اسلام پر بہ براہین قاطعہ و حجج ساطعہ غالب آ کر دکھلائے - کہ میں اس کا اہل ہوں جہالت کا یہ حال ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ بھی نہ آوے اور دعوے اس قدر عظیم - الہامات تو بہت سنائے - مگر عملی رنگ میں پورا ہو ناکچھ بھی دکھائی نہ دے -

ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ ہم ایسے لوگوں کی خواہ مخواہ تکذیب کریں بلکہ خاموشی کے ساتھ ان کا انجام دیکھنا چاہیئے - حضرت مسیح موعود کی کتب میں اپنے بیٹوں کی نسبت جو الفاظ ہیں - کیا وہ یونہی چلے جانیوالے

(کتبہ ظہور حسین)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر بدر ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپکر شائع ہوا)

ہیں - پھر وصیت میں کیا ہمارے احباب نے نہیں پڑھا - تیری جماعت کے لئے تیری ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور کیا آپ لوگوں میں ایک امیر و مقتدا موجود نہیں - جس پر خدا تعالیٰ نے فعلی رنگ میں حضور علیہ الصلوٰۃ کے الفاظ صادق کر کے ثابت کر دیا کہ "میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو قدرت ثانی کے مظہر ہوں گے" کے مصداقوں میں سے ایک یہ بھی ہے وہ الفاظ یہ تھے - کہ "نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا الخ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے اس کی مثال میں فرمایا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کیوقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ کی موت - ایک بیوقت موت سمجھی گئی - ...... تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا - اب سوال یہ ہے - کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے موقعہ پر کس شخص نے جماعت کو سنبھالا؟ بس جس نے سنبھالا لامحالہ وہ بھی دوسری قدرت کے مظاہر میں سے ہے اور قدرت ثانی کا مقدمۃ الجیش تعجب ہے کہ اس اثنا میں تو یہ دھیان قدرت ثانی خاموش رہے لیکن اب جب کہ مطلع صاف ہوگیا - مشکلات میں بہت کچھ کمی ہو کر جماعت کے لئے ایک کامیابی کی راہ دکھائی [illegible] پھر سلسلہ کے صدر مقام کو چھوڑ کر یہ لوگ اِدھر اُدھر کیا آوازیں دے رہے ہیں وہ یہاں آئیں اور اپنے تئیں محک امتحان پر زر خالص ثابت کریں - والسلام -

دُمدار سیّارہ سے دو تین باتیں

۱

مدت سے میں ناظرین کی سمع خراشی نہیں کی اور غالباً اڈیٹر صاحب کی مرضی بھی نہ ہوگی کہ میں ساکن سمندر میں خواہ مخواہ تلاطم پیدا کر دوں - لیکن میرے سر میں دماغ ہے اور دماغ میں سودا - پہلو میں دل ہے اور دل میں درد - پھر طبیعت کو اجرام سماوی سے خاص مناسبت - الغرض گاہے گاہے کوئی نہ کوئی خطا ہو ہی جاتی ہے یعنی فضاء سما کا جب کوئی بھولا بھٹکا مسافر مجھے نظر آتا ہے تو دو چار باتیں کر ہی لیتا ہوں - چنانچہ علی الصباح افقِ مشرق پر نظر آنیوالے دنبالہ سے یہ مکالمہ ملاحظہ ہو - (اکمل)

دیدۂ حور میں - یہ - سُرمۂ نورانی ہے
یا کسی ہاتھ میں تسبیحِ سلیمانی ہے

شملہ دستارِ فضیلت کا - اسے - کہہ دیجے
دُرّہ - اکرامِ شریعت کا اسے کہہ دیجے

شہپرِ بازِ تقدس یہ نظر آتا ہے
یا - کوئی پیک - لئے نامہ - اِدہر آتا ہے

کون مقتل میں لئے تیغ و سنان آتا ہے
کونسی بزم میں یہ شعلہ زبان آتا ہے

کاٹتا دُور سے چکر یہ کہاں سے آیا ؟
وہ جہان - دور ہے کتنا - یہ - جہان سے آیا

آجا - آجا - کہ نرالی ہے یہ صورت تیری
میری آنکھوں میں کھبی جاتی ہے مورت تیری

آ - تجھے آنکھ کے پردے میں - بٹھالیتا ہوں
آمری جان تجھے سر پہ اُٹھالیتا ہوں

آ - مرے گھر میں چلا آ کہ مبارک تو ہے
نوری مخلوقِ خداوند تبارک تو ہے

تو مبارک ہے - مبارک ہے مہورت تیری
اس زمانے میں بہائت تھی ضرورت تیری

اُفقِ مغرب پہ دُمدار ..... ستارا تو ہے
چشمِ عرفانِ خداوند کا ..... تارا تو ہے

تو مجھے نور کا پُتلا جو نظر آتا ہے
یہ خدا کے لئے بتلا کہ کدھر جاتا ہے

لُطف [illegible] جیسے
بادۂ وصلتِ محبوب کا ہے ذوق تجھے

مانتا ہوں تیری ہمت تیری جرأت تارے
آفریں بول اُٹھے دیکھنے والے سارے

تو بڑی دُور سے دن رات سفر کر کے
محفلِ مہرِ جہانتاب میں پہنچا مرکے

اور ابھی شوق کا یہ حال ہے نزدیک آؤں
جس قدر ہوسکے آگے ہی میں بڑھتا جاؤں

جانتا ہوں کہ تیرے جی میں ارادہ کیا ہے
اور تمہارے دلی اس سے زیادہ کیا ہے

بس یہی ہے کہ اسی نور میں مل جاؤں میں
ایسا مل جاؤں کہ مل کر نہ کبھی آؤں میں

میں بھی اک روئے پُرانوار کا شیدائی ہوں
میں بھی اک مہر ضیا بار کا شیدائی ہوں

وقت ہے آیا - کہ اس یارِ ازل تک پہنچوں
جو وہم فقط نہ پہنچوں تو اجل تک پہنچوں

آرزو ہے مرے دل میں بھی جو پوری ہو جائے
صحبتِ نور سے یہ بندہ بھی نوری ہو جائے

قُرب حاصل ہو - بہت دُور یہ دوری ہو جائے
اور میسر مجھے ہر وقت حضوری ہو جائے

قُرب کی نور میں رہ جاؤں - تمنا ہے یہی
ایسا جاؤں کہ نہ پھر آؤں - تمنا ہے یہی

مثلِ پروانہ - اسی رُخ پہ فدا ہو جاؤں
اپنی ہستی کو مٹا کر میں فنا ہو جاؤں

مدینۃ المسیح

(۱) اگرچہ مئی کا مہینہ ہے مگر رات کو خاصی سردی ہوتی ہے اور اس قسم کا جاڑا اور گرمی اجرام کے بڑھنے میں بہت ہی خطرناک ہے اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے (۲) ۲۳ - اپریل کو مسجد نور جس کا ایک کمرہ تیار ہو چکا ہے) میں حضرت امیر المؤمنین نے بطور افتتاح عصر کی نماز پڑھائی اور بعدہٗ میں درس قرآن سُنایا جس کے اول میں راستبازوں کی صداقت کے نشانات اور ان کے سلسلہ کی ترقی اور اس مسجد کے مؤسس علی التقویٰ ہونے کی شہادت دی - اور نہائت دردمند دل سے دُعا مانگی - کہ اس میں نماز پڑھنے والے مطہر و مزکی ہوں (۳) بعد میں ایک دفعہ اس عاجز نے تحریک کی تھی کہ مسجد مبارک میں کلاک ہو اور مہمانخانہ میں نلکہ - کلاک کا انتظام تو مسٹر اے - ایس عربی نے کر دیا تھا اور نلکہ چودھری غلام حسین صاحب سٹیشن ماسٹر نے جو بہت مخلص احمدی ہیں - لگوا دیا جس سے مہمانوں کو بہت آرام ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے - (۵) خاندان نبوت کے تمام ممبر بخیر و عافیت ہیں - صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب چند روز کے لئے لاہور تشریف لے گئے اور صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب امتحان انٹرنس پاس کر کے اب گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا کے علوم سے بہرہ وافی عطا فرمائے (۶) حضرت امیر المؤمنین کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے آپکے بچے بخیر و عافیت ہیں - ننھے بچے کا نام عبد المنان رکھا گیا ہے - اللھم اسعدہ وبارک فی عمرہ - (۶) حضرت مولوی محمد علی صاحب ۲۰ - اپریل کو بھیرہ تشریف لیگئے اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصادق والمُصدِّق والمصدوق

حضرت شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں سورۃ زخرف کی تفسیر لکھتے ہوئے زیر آیۃ وانہ لعلم للساعۃ حضرت رسول اطہر کی حدیث دربارہ نزول عیسےٰ ابن مریم درج کر کے صادق رسول علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے صادق قول کی ایسے صاف اور کھلی ہوئی تشریح کی ہے۔ جو فی الحقیقت شرح نہیں۔ صادق کی تصدیق ہے۔ یہ دیکھکر ایک بے تعصب بالکل شخص پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت شیخ اکبر کا یہ کلام اللہ تعالےٰ سے وحی پانے والے انبیاء سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث شریف کے ظاہر لفظوں کو بے وجہ ظاہر تاویل کر کے تقریباً سات سو سال کے بعد واقع ہونے والے امر کو اسکے پردوں اور حجابوں سے باہر نکالکر اصل شکل میں ظاہر کر دینا بدوں وحی الٰہی کے یا کھلے الہام کے ناممکن ہے۔ اور یہ تصدیق منکرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حُجت ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ قیل فی الحدیث ینزل علےٰ ثنیۃ من الارض المقدسۃ اسمہا افیق وبید کا حربۃ یقتل بہا الدجال ویکسر الصلیب ویہدم البیع والکنائس ویدخل بیت المقدس والناس فے صلاۃ الصبح فیتاخر الامام فیقدمہ عیسےٰ علیہ السلام ویصلے خلفہ علےٰ دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔

اس کا مطلب آپ اللہ تعالےٰ سے الہام پاکر یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ایک پاک مولود اپنی وقت میں روحانیت اور صفات عیسےٰ ابن مریم کا بطور بروز کے مظہر ہوگا۔ جو اسی طہارۃ کی حالت میں چھوٹے سے بڑا ہوگا۔ جسکا کالبد عنصری طینت طاہرہ سے پیدا کیا جاوے گا۔ اور وہ الٰہی قدرۃ و شوکت کے ساتھ ظاہر ہو کر اپنے زمانہ کے بے وجہ جائز غلبہ پانے والے مُضل (دجال بدعقیدہ) پر بالحق غلبہ پاوے گا۔ اور ادیان مختلفہ کو رفع کریگا۔ یعنے باعتبار اصلیت کے ادیان مختلفہ کو منجانب اللہ ثابت کر کے برخلاف مزعوم عوام کے انکی نشان کو مرفوع اور باعتبار حالت موجودہ کے ان کو رفع دفع کریگا۔ اور اللہ تعالےٰ کی جانب کو منصب عظیم نیابت محمدیہ قطبیت کبریٰ یعنے مقام محمدی پر سرفراز ہوگا۔ اور اس کے مبارک عہد میں جو آخری ہزار کا شروع ہوگا۔ توحید پر استقامۃ پیدا ہوگی۔ اور جو شخص قائم بالدین یعنے باعتبار دین دیانت کے ممتاز ہوگا۔ وہ نائب الرسول سمجھکر سب پراسکو ترجیح دیکر اس کی اطاعت واقتدا کریگا۔ اور باوجود عیسےٰ ابن مریم کا بروز ہونیکے اور نبوت کے عہدہ پر ممتاز ہونیکے ہر چند غافلوں کو خدا تعالےٰ کا دیدار دکھلانا اور جلال الٰہی سے ڈرانا اور قیامت کبریٰ احوال جتلانا اور عیانی توحید سکھلانا اوس کی تعلیم کا گُر ہوگا۔ مگر ظاہر شرع سے بوجہ متابعت مصطفوی کے ذرا بھر بھی آگے نہ جاویگا۔ اور نہ جانے دیگا۔ اور وہ مہدی اور عیسےٰ دونو عہدوں کا منصبدار ہوگا۔ کہ حدیث میں آچکا ہے کہ لا مہدی الا عیسےٰ ابن مریم۔

اب انصاف کرنیوالے انصاف کریں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عکسے تصویر اوس زمانہ کے اعتبار سے ہے یا نہ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعتہ کا اجمالی حال بھی اسمیں موجود ہے۔ اور یقیناً بدوں ذات بابرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی اوسکا مصداق نہیں ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ صادق رسول اکرم اور مصداق و مصدوق یعنی حضرت امام اعظم کے درمیان سات سو سال کا زمانہ زندگی مقدر ہوا ہے۔ یہ بھی اسرار الٰہی میں سے ایک سر ہے۔ کہ صادق نے بمصلحت ایمان بالغیب ایک پیشگوئی مطابق سنت جاریہ کے پردوں اور حجابوں کے ساتھ ظاہر فرمائی اور ساتویں صدی میں ایک ایسے شخص نے جس کی باتیں پردہ دار بھی ہیں۔ اور بے پردہ بھی حجاب اٹھا دیا۔ اور چودھوین صدی میں وہ چودھویں کا چاند بعینہ اوسیطرح ظاہر ہوا۔ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اگرچہ اس مطلب کے اظہار میں عاجز حضرت مصدق کے الفاظ اور اونکے معانی سے باہر نہیں نکلا۔ مگر تاوقتیکہ اصل عبارۃ درج نہ ہوگی ناظرین کا شک رفع نہ ہوگا۔ لہذا اصل عبارت درج کرتا ہوں۔

فالثنیۃ المسماۃ افیق اشارۃ الی مظہرہ الذی یتجدد فیہ (التجدد جدید پیدا ہونا و نمودن) والارض المقدسۃ الی المادۃ الطاہرۃ التی یتکون منہا جسدہ والحربۃ اشارۃ الی صورۃ القدرۃ والشوکۃ التی یظہر فیہا وقتل الدجال بہا اشارۃ الی غلبتہ علی المتغلب المضل الذی یخرج ہو فی زمانہ وکسر الصلیب وہدم البیع والکنائس اشارۃ الیٰ رفعہ للادیان المختلفۃ ودخولہ بیت المقدس اشارۃ الی وصولہ الی مقام الولایۃ الذاتیۃ فی الحضرۃ الالٰہیۃ الذی ہو مقام القطب وکون الناس فے صلوٰۃ الصبح اشارۃ الی اتفاق المحمدیین علی الاستقامۃ فی التوحید عند طلوع صبح یوم القیامۃ الکبریٰ بظہور نور شمس الوحدۃ وتاخر الامام اشارۃ الی شعور القائم بالدین المحمدی فی وقتہ بتقدمہ علی الکل فی المرتبۃ لمکان قطبیۃ وتقدیم عیسےٰ علیہ السلام ایاہ واقتداوہ بہ علی الشریعۃ المحمدیۃ اشارۃ الی متابعتہ للملۃ المصطفویۃ وعدم تغییرہ للشرائع وان کان یعلمہم التوحید العیانی و یعرفہم احوال القیامۃ الکبریٰ وطلوع الوجہ الباقی فی ہذا اذا کان المہدی عیسےٰ ابن مریم علے ما روی فی الحدیث لا مہدی الا عیسےٰ ابن مریم۔ انتہی۔

منکرین کی فطرت سے اگرچہ امید کم ہے۔ کہ وہ اس سے فائدہ اٹھاویں اور انکار در سنت الاولین کو چھوڑ دیویں مگر طالبان حق اور متردین کے واسطے یہ تشریح و تصدیق بفضلہ تعالےٰ چراغ راہ کا کام دیگی۔ اور مومنین کیواسطے ایسی نعمت جو شکر نعمت کا کام بھی دیگی لیزدادوا ایماناً مع ایمانہم۔ اور ساتھ ہی بدزبانوں کے لئے جو حضرت شیخ اکبر کو شیخ اکفر کہتے ہیں۔ لگام بن کر انکو ادب کے راستہ پر چلاویگی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

راقم خاکسار غلام احمد اختر از اوچ ریاست بہاولپور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت صلعم کا فرمان اور علامات آخر الزمان

بخاری کتاب فرض الخمس میں ہے۔ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وہو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستاً بین یدی الساعۃ موتی[۱] ثم فتح بیت المقدس[۲] ثم موتان[۳] یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال[۴] حتی یعطی الرجال مائۃ دینار فیظل ساخطاً ثم فتنۃ[۵] لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ہدنۃ[۶] تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفاً (دیکھو باب ما یحذر من الغدر قول اللہ تعالیٰ وان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک اللہ الاٰیۃ) اس حدیث میں جناب فخر موجودات و سرور کائنات علیہ افضل الصلات واکمل التحیات نے ان چھ علامات کا قبل از قیامت ظاہر ہونا بیان فرمایا۔ جن کی نسبت شارحین نے لکھا ہے۔ کہ پانچ علامتیں تو آنجناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے حضرت عثمانؓ کے زمانہ شہادت تک ظاہر ہو چکی ہیں

چند سطور میں ظاہر ہو چکی ہیں۔ لیکن چھٹی علامت زمانہ مہدی میں ظاہر ہوگی چنانچہ شیخ الاسلام شرح بخاری جلد ۲ میں ہے۔ "این فتنہ در زمانہ مہدی خواہد شد"۔ سو میں ایسے بھائیوں کی خدمت میں جو اس فتنہ کے منتظر ہیں۔ مضمون حدیث پر غور کرنیکے لئے درخواست کرتا ہوں کہ ارباب معنی ہو کر تا۔ ہبر فرما دیں کہ کیا ہمارا زمانہ وہی زمانہ نہیں۔ جس کی نسبت آج سے تیرہ سو برس پہلے جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم ان چھ علامات میں ذکر فرما چکے ہیں۔ جب ہم ایک طرف آپ کے ارشاد سوتی پڑھتے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے اس اعتقاد پر (کہ افضل الانبیاء تو زمین کے نیچے مگر عیسےٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر پھر حضرت موسیٰ کی امت میں تو نبی لیکن مثل موسیٰ کی امت میں مدعی الہام کافر) نظر کرتے ہیں تو موتی کے معنے روز روشن کیطرح ظاہر ہو جاتے ہیں۔ دوسری علامت فتح بیت المقدس ہے۔ جس کا ظہور خدا کے فضل سے ہمارے زمانہ میں ہو چکا اور بہ سبب موجود ہونے چھٹی علامت کے اس وعدہ کے مطابق جو اللہ تعالےٰ نے آیۃ فان حسبک اللہ میں فرمایا ضرور تہا کہ یہ فتح ہی ہو۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کے لئے دو فتحیں مقرر کر رکھی تہیں پہلی فتح یوم بدر ہے۔ اور دوسری فتح مسیح موعود کا زمانہ ہے یعنی چودہویں صدی۔ جسوقت کہ بموجب آیۃ لعضہم یومئذ یموج فی بعض اور حسب حدیث فیا تونکم تحت ثمانین غایۃ اسلام اور اہل اسلام کے استیصال کے لئے کتب و رسائل کی توپ بندوقوں میں اعتراضات و شبہات کا گولہ بارود اڑنے لگیگا تو اوسوقت محافظ اسلام مرسل رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے وعدہ کے مطابق جناب مظہر سید العرب والعجم بروز رسول اکرم اعنی حضرت سلطان القلم کو مبعوث فرمائیگا۔ جکی تیغ قلم کا چمکار دور دور کے ملک و امصار میں ہو بجلی خرمن اعتراضات پر بجلی کیطرح گریگا۔ اور میدان مناظرہ میں اس کی طبع کا نقرہ جو براہین توحید کے آلات سے مزیّن ہوگا۔ علم لدنی کے زور سے ایسی خوشخرامی اور تیز گامی دکھائیگا۔ جسکو دیکھ کر شرک کا شدیز اپنے بادشاہ الوہیت مسیح کو میدان میں چھوڑ بھاگ نکلیگا۔ اور عقلی نقلی دلائل کے تیز خنجر سے اوسکا کام تمام کیا جاویگا۔ اور وہ جو تمام انبیاء کی اصل تعلیم یعنے توحید کا مقدس گویا دار الخلافہ ہے۔ اور افواج دعوت مرسلان خدا کا قبلہ مقصود و ادس سے اوہام باطلہ اور عقاید فاسدہ کا لشکر اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے عہد سعادت مہد میں نکالدیا جاویگا۔ اور عظیم برکات و خیرات و ترقیات عالیہ غازیان دین و سربازان شریعت متین کے ہاتھ آئنگی یکمزاد ضلالت کے ملک میں ایمان اور ہدایت کے جھنڈے لہرانے لگینگے۔ اسلامی پیچ و ابراہیں کے توپ خانے الٰہی معرفت و اسرار کے خزانے لیکر تمام ممالک مذاہب میں دورہ کرینگے۔ بنا ہائے فسانہ و قصص کو گرا کر مردہ زمین عقیدہ میں وحی الہام کے پانی سے زندگی اور یقین کا بیج بویا جائیگا۔ جسکو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ فسبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔ فتدبر۔

تیسری علامت موتان یاخذ ہکم کقعاص الغنم ہے۔ یعنے وبائے قعاص سے بھیڑ بکریاں ہلاک ہوتی ہیں۔ انسان وبائے طاعون سے ہلاک ہوں گے چنانچہ طاعون قعاص دونوں کا نظارہ اسوقت ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ جس سے ادہر کنبے کے کنبے اور ادہر ریوڑوں کے ریوڑ تباہ ہو گئے۔ ہمارے علاقہ میں سنہ ۱۹۰۷ء کی طاعون سنہ ۱۹۰۸ء کا ہیضہ اور طاعون بارش سنہ ۱۹۰۹ء کی قعاص ایک خدا ترس کیلئے نہایت ہی عبرتناک واقعات ہیں چونکہ ایسا تباہ کن عذاب بموجب آیۃ ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا بغیر تکذیب کسی مامور من اللہ کے نہیں آتا۔ اس لئے اس آخری زمانہ کے مصلح (مہدی معہود مسیح موعود) کا موجود ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ چوتھی علامت - استفاضۃ المال ہے۔ یہ علامت بھی روز روشن کیطرح ظاہر ہے۔ کبھی وہ زمانہ تہا۔ کہ پانچ چھ روپیہ ماہوار پر آدمی کو خوشی ہوتی یا یہ زمانہ ہے کہ سیکڑوں روپے ماہوار پر لوگ ناراض ہیں۔ پانچویں علامت فتنہ ہے جسکا بیان بخاری کی ایک اور حدیث میں اسطرح ہے۔ قال رئیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر الی المشرق فقال ان الفتنۃ ہہنا الخ جس سے معلوم ہوا کہ مشرق کے ملک میں کوئی ایسی قوم ظاہر ہوگی۔ جو اسلام کیلئے موجب فتنہ ہوگی جیسا کہ قوم آریہ یہاں عرب سے مراد اسلام ہے جیسا کہ حدیث یاجوج ماجوج میں ویل للعرب سے مراد باتفاق تمام علماء خاص عرب ہی نہیں۔ چھٹی علامت ہدنہ یعنے بنی اصفر سے صلح اور پہر ان کا بڑے بڑے لشکروں سے اسلام پر حملہ کرنا ہے۔ اس علامت کے اخیر بیان کرنے میں وہی نکتہ ہے۔ جو ولا الضالین اور والناس میں حضرت اقدس نے بیان فرمایا۔ اس علامت کا ظہور کالشمس فی النہار ہے لیکن متعصب اور ظاہر پرست گروہ خفاش کیطرح جسکو تاریکی سے محبت و پیار ہے۔ باوجود ہزار بار سمجھانیکے ابہی تک برسر انکار ہے۔ بنی اصفر سے ہماری صلح اظہر و آشکار ہے۔ کہ جو تمہاری کتاب یا رسالہ یا اخبار ہے۔ ہر ایک میں تمہاری طرف سے قل یا اہل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً۔ ہی کی دعوت و پکار ہے دیکھو کس صلح اور صفائی سے ہم لوگ دولت توحید کو جو سر دین دنیا کی مدار ہے۔ اپنے بھائیوں یعنے مسیحی قوم کے دامن میں ڈالتے ہیں جو اس دولت سے مفلس و نادار ہے۔ لیکن اس کے عوض میں ان لوگوں کا ہم سے یہ سلوک الوہیت مسیح و تثلیث کا مسئلہ جو بالکل ہی ناقابل اعتبار ہے۔ اس کے منوانے کیلئے ہمارے مقابلہ میں یہ اتنا بڑا لشکر تیار ہے۔ جو ہمارے اور ہماری ذریت کے قتل کیواسطے سرگرم کیا پیادہ اور کیا سوار ہے۔ اب یک منصف انصاف کرے کہ کون غدار اور کون وفادار ہے حدیث میں جو اسّی جھنڈوں اور ہر ایک جھنڈا میں بارہ ہزار کا شمار ہے۔ مراد اس سے حسب محاورہ کلام عرب کے حرف اونکی بہتائت و کثرت کا اظہار ہے۔ پس ان چھ علامات میں جو ذکر داد کار ہے۔ ہمارے بیرونی و اندرونی مخالفوں کے لئے مخدوم خادم کی (اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار اوپر رحمتیں ہوں) صداقت کا ایک کافی انبار ہے۔ ہمارا کام ہے منا دینا آگے ہدایت کرنا اللہ تعالےٰ کے اختیار ہے۔

کرم داد - دولمیال ضلع جہلم

نظم مبارک

صد در رحمت بروئے مصطفےٰ بکشادہ اند
تاج عزت بر سرش در انبیاء بنہادہ اند

بو صدیقش غلامے ہم عمر چوں چاکرے
ہست عثمان خادمے ہم مرتضےٰ دلدادہ اند

رحمۃ للعالمینی یا محمد مصطفےٰ
اینہمہ قدوسیاں در خدمتت استادہ اند

اے خدا محفوظ دارم از برائے مصطفےٰ
اندرین دور زماں ہر جا مفاسد زادہ اند

جود و احسان خود مترا صرف شان کن رحیم
کز عقیدت از مسیحا مست جام بادہ اند

آنکہ رو از اتباع مصطفےٰ نوے گرفت
واین زمانش بر سر کرسی او جا دادہ اند

ہم ناداں ناسپاسان راہ علم و ہدی
کز سر جہل و غوائیت منحرف از جادہ اند

از سر نخوت نے آرند روئے خود بحق
وار خطا دانند خود را سر بسر آزادہ اند

ظاہر شاں ہمچو مردان باطن شان چون زناں
صورت نرمی نمایند و بسیرت مادہ اند

کس نے فہمد گز ندے آنکہ از دو نماں رسید
نابلد تا بخروان ہم ناسزا و سادہ اند

دار ہانم از مکید نفس و شیطان لعین
بہرہ اغوا و من ایشاں بر سرم آمادہ اند

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں حضرت مرزا صاحب کیا فرماتے ہیں

ایک سائل کے خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نصرہ اللہ العزیز نے لکھا - لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ثم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والرحمۃ والسلام والبرکات علی محمد خاتم النبیین الی یوم الدین - آمین

اما بعد

ہر ایک کلام کے لئے ضرور ہے کہ مصنف کی کلام کو ملاحظہ کیا جاوے اگر اعتراض یا فہم مقصود ہو - اسلام پر اعتراض کرتے ہوں - تمام مسلمانوں کی کتابیں لیکر اعتراض مناسب ہیں - بلکہ اس معاملہ میں قرآن کریم اور احادیث صحیح پر نظر رہے - جس کلام پر اعتراض ہے وہ ایک معمولی مضمون نگار ہے وہ مضمون بہ سبب اپنے کمزور ہونے کے روک دیا گیا - صرف نمبر اطبع ہو کر بند ہو گیا - مگر حضرت مرزا صاحب کے کرامات اسّی کتب میں آپ کی تصنیف موجود ہیں - ان میں اگر کوئی متشابہ کلمہ ہے - تو اپنے محکم کلمات بحمد اللہ موجود ہیں - الحمد للہ رب العالمین - حضرت مرزا صاحب اپنے آئینہ کمالات میں فرماتے ہیں -

یا نبی اللہ فدائے ہر سر موئے توام
وقف راہ تو کنم گر جاں دہندم صد ہزار

راغب اندر رحمت یار رحمۃ اللہ آمدیم
ایکہ چوں ما بر در تو صد ہزار امیدوار

یا نبی اللہ نثار روئے محبوب توام
وقف راہت کردہ ام ایں سرکہ بردوش ست بار

بر سر و جدست دل ناوید روئے او بخواب
اے براں روئے و سرش جان و سر و رویم نثار

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دم او بیشمار

ایک اور جگہ فرماتے ہیں

دگر استاد را نامے ندانم ÷ کہ خواندم در دبستان محمدؐ
دریغا گر دہم صد جاں دریں راہ ÷ نباشد نیز شایانے محمدؐ

ازالۂ اوہام میں فرماتے ہیں

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم ÷ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
جانم فدا شود برہ دین مصطفےٰ ÷ ایں است کام دل اگر آید میسرم

ایک اور جگہ فرماتے ہیں

کیوں بھولتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو ÷ جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

پھر فرماتے ہیں

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ÷ نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سراج المنیر میں ہے

ما مسلمانیم از فضل خدا ÷ مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست ÷ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ÷ دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام ÷ ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود ÷ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال ÷ وصل دلدار ازل بے او محال

اور فرماتے ہیں

آں گروہیں کہ از خود فانی اند ÷ آب نوش از چشمۂ فرقانی اند
سید شاں آنکہ نامش مصطفےٰ است ÷ رہبر ہر زمرۂ صدق و صفا است

(اور دیکھئے)

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل ÷ تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

دوسری جگہ فرماتے ہیں

محمد عربی بادشاہ ہر دو سرا ÷ کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی
اُسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں ÷ کہ اسکی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

اور فرماتے ہیں

مصطفےٰ مہر درخشان خدا است ÷ بر عدوش لعنت ارض و سما است
از طفیل اوست نور ہر نبی ÷ نام ہر مرسل بنام او جلی

پھر فرماتے ہیں

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال ÷ لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

ان مختصر سے بیانات کے بعد پھر اگر کسی کو خلش ہو - تو اس کو اللہ ہی سمجھائے - دوسرا کون سمجھائے - جو لوگ اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر کسی واقعہ کی قبل از وقت خبر دیتے ہیں ان کو عربی میں نبی کہتے ہیں - عوام اپنی بے علمی سے ایسے لفظوں پر اڑ جاتے ہیں اور انکی صریح کلام کی طرف توجہ نہیں کرتے - (مثنوی میں ہے) شعر -

آں کہ از حق یابد او وحی و جواب ÷ ہر چہ فرماید بود عین صواب
نے نجوم است و نہ رمل است و نہ خواب ÷ وحی حق واللہ اعلم بالصواب
از پئے روپوش عامہ در بیان ÷ وحی دل گویند آں را صوفیاں

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں

اے مرا چوں مصطفےٰ امن چوں عمر ÷ از برائے خدمت بندم کمر

فوائد الفواد میں حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی محمد نظام الدین صاحب چشتی نے فرمایا ہے - دیکھئے صفحہ ۲۳ - قصہ حضرت شبلی جنھوں نے اپنے مرید کو ارشاد کیا - کہہ - لا الٰہ الا اللہ شبلی رسول اللہ - حالانکہ شبلی کو رحمہ اللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسول نہیں فرمایا تھا - اور امت میں جس نے مسیح ہونا تھا - اس کو بخاری میں نبی فرمایا ہے - نور الدین ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

نیک نمونہ

مندرجہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں ممکن ہے کہ اور بھی بہت سے احباب کو نیک کاموں میں حصہ لینے کے لئے سچا جوش پیدا ہو جاوے اور توفیق ملے - وما توفیقی الا باللہ -

(۱) قاضی عبد اللہ صاحب مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول جو ایف - اے کا امتحان دینے کے لئے لاہور گئے ہوئے ہیں لکھتے ہیں کہ " مجھے چندہ تعمیر کے متعلق نئی چٹھی پہونچی - تنخواہ کا تیسرا حصہ پہلے دے چکا ہوں - بیس یوم کی تنخواہ اب وضع کر لی جاوے چونکہ خانگی ضروریات بہت ہیں اس لئے بلا توقف لکھتا ہوں کہ بعد میں ضروریات کا خیال آکر رائے بدل نہ جاوے -

(۲) منشی غلام احمد صاحب اختر سکنہ اوچ ضلع بہاولپور تحریر فرماتے ہیں کہ " چٹھی جدید متعلق چندہ تعمیر پہونچی - اگرچہ مجھے سخت ضروریات ہیں - مگر اسے مقدم قرار دے کر اپنی ساری تنخواہ مبلغ للعہ آج ہی بذریعہ منی آرڈر ارسال ہے -

(۳) شیخ محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار کمسریٹ تحریر فرماتے ہیں کہ در سر دست مبلغ صعہ ارسال ہیں - ایندہ جسقدر خرچ جلسہ سالانہ پر ہو - مجھے اطلاع دیجاوے - انشاء اللہ تعالیٰ کل رقم دونگا " ان ہر سہ صاحبان کو خدا تعالیٰ جزائے خیر دے - آمین

المفتی

زکوٰۃ کا روپیہ - ایک شخص نے دریافت کیا کہ زکوٰۃ کا روپیہ اشاعت اسلام یا تعمیر مدرسہ یا تعمیر مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے یا کہ نہیں - حضرت نے فرمایا - کہ تعمیر مدرسہ و مسجد میں زکوٰۃ مناسب نہیں - اشاعت اسلام میں جائز ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ÷ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

الانصاف

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً -

ترجمہ - مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو اور بات (بھی) کہو (تو راہ کی اور) سیدھی (جب ایسا کروگے) تو (خدا) تم کو اعمال صالح کی توفیق دیگا اور تمہارے گناہ (بھی) بخشدے گا اور جس نے اللہ اور رسول کا کہا مانا - تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی ÷

یہ آیت شریفہ ہم کو راست اور حق بات کہنے کی تعلیم فرماتی ہے گو اس بات حق کے کہنے میں کہنے والے اور سننے والوں کو باہم اس وقت کچھ رنجش محسوس ہو - مگر انجام اس کا راحت کی طرف

منتقل ہو جاتا ہے جیسے تمام پھلوں شیرین کی ابتدائی رسیں کڑوی اور پھیکی ہوتی ہیں۔ پھر وہ آہستہ آہستہ جب پک جاتے ہیں اور اپنی حد کمال تک پہونچ جاتے ہیں۔ تو وہی پھل لذیذ خوش مزا ہر دل عزیز اور شیرین معلوم ہوتے ہیں اور قبل از تمیں ان کی یہ شیرینی ذہن میں یقینی ہوتی ہے۔ ایسے ہی وہ راحت (بعد از رنج) ذہن میں ایک امر یقینی ہوتا ہے۔ سو ایسی بات کہ قول سدید کہا جاتا ہے پس ایسی بات کے اظہار کرنے میں اعمال کی اصلاح ہوتی ہے۔ گناہیں معاف ہوتی ہیں۔ اطاعت اللہ اور رسول میں شمولیت دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ میرے دل میں جو قول سدید مجھ کو بحیثیت اصلاح اس وقت معلوم ہوا ہے۔ سو وبانہ عرض کرتا ہوں۔ ۶۔ راستی موجب رضائے خداست۔

کچھ دنوں سے (جناب میرزا غلام احمد صاحب مرحوم قادیانی کی) تصانیف دیکھنے کا مجھ کو اتفاق ہوا۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک مخبر دیانتدار اور بڑے حامئی اسلام اور نیک بخت صالح دیندار شخص گزرے ہیں۔ جن کے نصائح علمی اور عملی بیّن یکین ہو کر تحریر اور بیان میں نہیں لا سکتا اور جو کچھ کہ انہوں نے لکھا ہے۔ وہ طاقت بشری سے باہر ہے۔ محض تائید غیبی ہی تائید غیبی ہے۔ آپ لوگ خود بھی انصاف فرما سکتے ہیں۔ کہ ہر ایک مذہب اور ملت کے مقابلہ میں اس بزرگ نیک طینت نے کیا کیا کار نمایاں عالم میں دکھائی ہیں اور کیسے کیسے اسباب علمی اور عملی ہم پہونچائے ہیں۔ کہ دوسرا شخص وہ کار نمایان اور اسباب بہم نہیں پہونچا سکتا۔ اور ہر ایک مذہب کے پورانے معتقدات اور اصول کی چھان بین کر کے تمام عالم میں ان کو پھیلا دیا ہے۔ جس سے عقائد اسلام کی حقیقت اُن مذاہب کی حقیقت کے مقابلہ میں ایسی مضبوط اور مستحکم معلوم ہوتی ہے۔ کہ انسان منصف مزاج کے دل میں اسلام کی حقیقت اور اس کی حقیّت رُوح کی طرح جسم بے جان میں گھس جاتی ہے اور وہ زندہ ہو جاتا ہے اور اس پر تمام مذاہب دنیا کی حقیقت اور ان کی علّت غائی منکشف ہو جاتی ہے۔ اور اس کے بال بال سے بے اختیار صدائے الحق الحق صداقت اسلام کی نسبت گونج اٹھتی ہے سبحان اللہ وبحمدہ۔ یہ تمام ایسی باتیں ان کو کہاں سے ملیں۔ الکتاب سے ملی ہیں۔ کوئی نئی باتیں نہیں ہیں۔ لیکن اس قسم کا ملکہ یا خاصہ خاص عباد اللہ میں ہوتا ہے۔ اور ان کا ہی یہ منصب اور نصیب ہوتا ہے۔ دوسرا آدمی ایسی باتوں پر قدرت حاصل نہیں کر سکتا اور نہ اس خاصہ کا مدار تعلیم اعلے پر ہو سکتا ہے۔ بجز تائید غیبی ایسا ہونا متعسر بلکہ محال ہے۔

اور جن چند[1] امور میں ان کا اور علماء اسلام کا باہم کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ وہ امور اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو احاطۂ اسلام سے باہر پھینک دیں یا بُرا بھلا ان کی نسبت زبان پر یا تحریر میں لایا جاوے اور بزید نابکار سے بھی بدتر ان کو سمجھا جائے۔ خلاف تہذیب اور فصاحت سے بعید ہے۔ بلکہ بہت گہری نظر کرنے سے وہ رموز اور اشارات قرآنی ہیں جو مکاشفہ روحانی کے رنگ میں ان پر ظاہر ہوئے (اور حدیث سے بھی ان کا کھوج ملا) جیسے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ[2]۔ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی[3]۔ شیخ عبد الکریم جیلی اور دیگر اولیاء اللہ پر کے اسرار ظاہر ہوتے تھے اور وہ اسرار بادی النظر میں خلاف نص و حدیث معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہی لب لباب حدیث و قرآن ہیں۔

سو ایسے شخص کو کہ جس نے تائید غیبی سے اس سمندر کو جو کئی سو سال سے قُفل بستہ اہل اسلام میں نظر آ رہا تھا اور اہل اسلام نے اس کو محض قصوں کا سپر نیار کہا تھا اس میں ایک ایسی حکمت سے دریچہ کھود کر نکالا ہے۔ جس کے نکلتے ہی تمام عالم میں ایک غل مچ گیا اور اس کے ذریعہ صدہا قطع افتادہ اور بنجر اراضیات سرسبز اور شاداب ہو گئیں اور کئی قلعہائے آہنی کی بنیادیں ہل گئیں۔ اور ان کی دیواریں پاش پاش ہو گئیں اور بہت لوگ اس سے سیراب ہوئے اور بہت لوگ اس میں غرقاب ہوئے۔ مگر صد آفرین کہ وہ اپنی کشتی میں ایسا جما کہ صدہا چکر کھا کر آخر کنارے پر جا ہی لگا۔ اور ایسے موتی ہاتھ میں لے نکلا۔ کہ جن کو جلا اور صیقل کی پرواہ ہی نہ تھی وہ خود ہی بڑے شفاف اور براق تھے۔ آخر وہ موتی اس نے احباب ملت کو دکھائے اور ہر ایک نے کر ان کو مثل شیشے کے اپنے سامنے رکھا اور ان کو اپنے اپنے موتہ انہیں نظر آنے لگے اور ان کے دلوں میں اپنے اپنے موتہ سجانے کا خیال آیا۔ کسی نے آنکھوں میں سرمہ لگایا۔ اور کسی نے لبوں پر سُرخی جمائی۔

الغرض کہ ایک ایسا شخص باکمال اسلام میں ہونے کہ جس کا نظیر نہ پہلے کوئی ہوا ہے اور نہ آئندہ ہونے کا توقع کیا جاتا ہے۔ اِلّا ماشاء اللہ آپ لوگ اس کو نظر عزت اور وقار سے دیکھیں اور اس کے وجود کو غنیمت بلکہ فخر اسلام سمجھیں۔ کہ خداوند تعالے نے اس کے وجود میں ایک نور ودیعت فرمایا۔ کہ جس کے ذریعہ مذاہب مخالف اسلام کو بھی ایک راستہ صراط مستقیم کا نظر آ گیا اور وہ صراط مستقیم وہی ہے۔ کہ جس پر انبیاء علیہم السلام کا ابتداء سے آخر تک عبور ہوتا رہا ہے۔ وہ راستہ گرد و غبار خوف و خطر سے محفوظ ہے اور کوئی نیا بھی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام سے چل کر حضرت خاتم النبیین تک ایک ہی راستہ[1] ہے اور آئندہ بھی صالحین کا اسی پر گزر ہوتا ہے گا۔ خواہ وہ کسی ہدایت کا پورا پورا پابند ہو۔ حقیقت میں وہ ایک ہی راستہ ہے اور وہ سیدھا راستہ اور قریب ہے کہ انسان قدم رکھتے ہی واصل بحق ہو جاتا ہے اور اس کے سینہ سے غبار و کدورت بغض اور نفاق کا مرض جاتا رہتا ہے۔ محض سیدھا سادا خدا پرست بن جاتا ہے۔ پھر نہ اس کے دل میں کسی کا خوف اور نہ ڈر رہتا ہے اور نہ کسی سے یاس اور نہ کسی کی آس اس کے دل کو ستاتی ہے۔ فقط عمل صالح اس کو بھاتی ہے اور ہر ایک وجود میں اس کو نشان ایزدی اور اس کی شہادت نظر آتی ہے۔ کما قال قائل۔

وللّٰہ فی کل تحریکۃٍ ؛ وفی کل تسکینۃٍ شاہدٌ

وفی کل شیءٍ لہ آیۃٌ ؛ تدل علے انہ الواحد

اس درجہ رسائی ہونے کا نام ایمان ہے۔ اور ایمان (نور) روح اسلام کی ہے۔ اور لغت میں اسلام کے معنے (گردن نہادن در اطاعت) آئے ہیں۔

اور الاسلام مثل ایک انسان کامل کے ہے۔ اور فرقہائے اسلام اور دیگر مذاہب اس انسان کے اعضا آلیہ اور قوا ہیں۔ وہ اعضا یا قوا اس سے جدا نہیں ہیں۔ اور نہ ان کے افعال خلاف مرضی اس انسان کے ہیں۔ فقط تحت فوق الیمن الیسار ادنے اعلیٰ کا انہیں فرق ہے۔ الا جب ان اعضا یا قوے میں سے کوئی بیمار

---

[1] مجددیت نبوت مسیحیت وغیرہ [2] ارشادات بحق غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ [3] درجہ ولائت نبوت سے افضل ہے [4] سیر حضرت عالم روحانیات وغیرہ۔

---

[1] آیۃ (لوگو) خدا نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ ٹھہرایا ہے جس (پر چلنے) کا اس پر نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا اور (اے پیغمبر) تمہاری طرف (بھی) ہم نے اسی رستے کی وحی کی ہے۔ اور اسی کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسےٰ کو (بھی) حکم دیا تھا کہ (اسی) دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا (اے پیغمبر) تم جس (دین) کی طرف مشرکین کو بلاتے ہو۔ وہ اُنپر (بہت ہی) شاق گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے انتخاب کر کے کھینچ بُلاتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ اُنہی کو اپنے تک (تو پہونچنے کا) رستہ دکھا دیتا ہے۔ سورۃ شعراء۔

یا ان میں کوئی آفت واقع ہو جاوے اور وہ بیماری یا آفت ان کو اپنے افعال سے روک دے - اور وہ عاق ہو جاویں اور بدن کو ان سے مزاحمت اور تکلیف محسوس ہو - تو ایسی صورت میں ان کا علاج حکمت عملی سے بالرفق اور مدارات سے کریں - جیسا کہ رب الکتب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے - اگر ان کو اس علاج بالرفق سے فائدہ اور افاقہ نہ ہو - تو پھر چند روز ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور ان کے حق میں دعا مانگیں - کہ خداوند قادر مطلق ان سے تکلیف اور ایذا خود بخود رفع فرماوے - یا کوئی صورت اور اصلاح کی پیدا کرے - اس اثنا میں کوئی ایسی مفرح یا کوئی ایسا عرق تجویز کریں - کہ خوش ذائقہ اور مزادار ہو - کہ اس ذائقہ اور مزے پر ان کو از خود رغبت اس کے استعمال کرنے کی پیدا ہو جاوے - تاکہ وہ اصلاح پر آجاویں - صرف جلاپہ اور جمالگوٹہ بھی نہ استعمال کریں - کہ جس سے ان کو ایسی کراہ اور قوی دوا سے - نفرت پیدا ہو جاوے - کہ پھر وہ تادم زیست اس دوا کی طرف منہ بھی نہ کریں - سو ایسے علاج مجرب اور تدابیر مناسب ام الکتاب میں پورے طور پر خدا تعالیٰ نے درج فرمائے ہیں - کہ انسان سمجھ سوچ کر طبع شناسی کر کے آہستہ آہستہ ان کے استعمال کرانے سے بڑی بڑی مشکل اور مزمن بیماریں بیخ و بنیاد سے اکھڑ کر زائل ہو جاتی ہیں -

گستاخی ناتہذیبی اور گال گلوچ باہمی یا حق بزرگان مذاہب کرنا کرانا کوئی امر مذہبی نہیں ہے - کہ روایت وار گالیں دینا اور لینا ثواب میں داخل ہیں - اور نہ یہ کسی کتاب مقدس میں لکھا ہے بلکہ تمام کتب مقدسہ[۱] سماویہ میں کج خلقی ناتہذیبی اور وہ امور جن سے کسی کا دل دکھے اور اس کو برا جاوے اور وہ چڑے برا لکھا ہے اور نہ ان کو کوئی صاحب عقل و شعور اور مہذب آدمی پسند کرتا ہے اور نہ عند العقل جائز رکھتا ہے - کیونکہ یہ فعل غیر مستحسن جانوروں سے خصوصیت رکھتا ہے اور انہی کی ملکیت اور وراثت ہے اور ہم خواہ نخواہ ان بے زبانوں سے اس فعل کو چھین کر اپنے استعمال میں لائیں - بے انصافی میں داخل ہے - پھر ان کے پاس کیا رہ گیا - پس یہ فعل ان کا ان کو ہی شایان اور مبارک ہو - اور انہی کو سپرد کریں - کیونکہ ہم ناطق اور انسان کہلاتے ہیں -

سو تمام اہل مذاہب اور فرقہائے اسلام کی خدمت میں مودبانہ نہایت عجز و انکسار سے گزارش ہے - کہ ایسی تحریریں اور تقریریں جیسے سود اور جن کا مذہب سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے محض دل آزاری ہی دل آزاری اور جن سے رنج ہی رنج پیدا ہو اس روش کو جہاں تک ہو سکے تبدیل کرنا میں ثواب دنیا و آخرۃ ہے - اختیار فرماویں اور عمل میں لا کر اپنے اپنے مذہبی بھائیوں پر شفقت اور احسان فرماویں اور یہ چند روز زندگانی امن و آسایش سے بسر کریں - اتحاد اور محبت سے گزاریں - قال قائل ؎ انساک محیاک المماتا - وطلبت فی الدنیا الثباتا - اوثقت بالدنیا وانت ترے جماعتہا شتاتا -

اگر کسی صاحب کا ایسا طریقہ مذہبی ہے - کہ اس مذہب کو اختیار کرنے سے انسان کو سرٹیفکیٹ نجات رجسٹری شدہ مل جاتا ہے تو بلا تامل آپ پہلے اس خاکسار کو ہی مطلع فرماویں - تاکہ وہ مذہب اختیار کر کے سرٹیفکیٹ نجات حاصل کرے - جب ایسا نہیں ہے - تو پھر آپ لوگ آپس میں اس قدر رنجشیں اور ناچاکیاں پھیلا رہے ہیں اور اس قدر ایک دوسرے سے رنجیدہ خاطر نظر آتے ہیں اور رات دن ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے میں اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں - فاتقوا اللہ یا اولی الالباب - واستغفروا ربکم ثم توبوا الیہ ان ربی رحیم ودود -

---

[۱] اے انسان مجھ کو تیری چند روزہ زندگی نے موت کو بھلا دیا ہے اور تیرا جی شاید ہمیشہ دنیا ہی میں رہنا پسند کرتا ہے - سو ایسا تو کبھی نہیں ہوگا - بھلا تو نے کوئی بوسیدہ عہد نامہ تو نہیں لکھا لیا - کاش اے احمق کہ تو روز مرہ کے قرین حضرت موت کے گھر کو ادھر ادھر سے جاتے دیکھتا ہے - پھر بھی نہیں سمجھتا کہ میں بھی مدعو ہوں -

[۲] من عمل صالحا من ذکر او انثیٰ وھو مومن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ الخ ترجمہ (بلکہ) جو شخص نیک عمل کریگا - مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم (دنیا میں بھی) اس کی زندگی اچھی طرح بسر کرائینگے اور ان کو (آخرت میں بھی) ان کے (ان) بہترین اعمال کا صلہ ضرور عطا فرماویں گے - سورہ نحل - نتیجہ یقینہ فقط اثناہی عقلاً و نقلاً ثابت ہوتا ہے -

راقم ح - ب - ع - مُتالہ از گوجرات

[۱] وید - ہرس ہرامسہ مصحف ابراہیمی - توریت - دساتیر - خرداستا ژند - اناجیل خمسہ - معہ برناس - اور دیگر صحائف اور کتب سماویہ -

---

دین الحق بعض لوگوں کے خطوط آئے ہیں کہ کتاب دین الحق ہم نے اس خیال سے منگوائی تھی - کہ اس میں تمام اعتراضات کے جواب ہوں گے - مگر ایسا نہیں ہے "سو اطلاع ہو کہ کتاب دین الحق میں حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت احمدیہ کے عقائد کی تفصیل کی گئی ہے جو حضرت صاحب مرحوم کے اپنے الفاظ میں ہے - اور چونکہ اعتراض جو مخالفین کی طرف سے پیش ہوتے ہیں وہ عموماً سہو سے پیدا ہوتے ہیں اور آپ کے عقائد کے خود مخالف ہیں اس رنگ میں کہا جا سکتا ہے - کہ یہ کتاب تمام اعتراضوں کا جواب بھی ہے - ورنہ دراصل اس میں ایسا نہیں ہے کہ نمبروار مخالفوں کے اعتراض لکھے ہوں اور پھر جواب دئے گئے ہوں - اس کتاب کے ملنے کا پتہ یہ ہے -

میر قاسم علی صاحب تراہا بیرم خان دفتر اخبار الحق دہلی - قیمت مجلد ۱۲

خبردار پنجابی میں ایک مثل ہے کہ پنڈ بیا نہیں تے اچکے موجود - یعنی گاؤں ابھی بنا نہیں چکا اور چور پہلے سے موجود ہیں اگر ایک ایسے گاؤں کے متعلق یہ مثل درست ہو - جو ہنوز بھی نہیں بنا - تو جو شہر چار لاکھ سے زائد کی آبادی رکھتا ہو اس میں چوروں کا آجانا کچھ باعث تعجب نہیں - بعض لوگ احمق ہیں کہ ہمارے دوستوں کو مختلف شہروں میں فریب سے لوٹتے ہیں اور دوست ہیں کہ دینی محبت کے شوق میں ایسی باتوں کی پرواہ بھی نہیں کرتے - خیر ان کو ثواب انہیں ملے گا - مگر سب کو چاہئیے کہ ایسے آدمیوں کے متعلق ہوشیاری سے احتیاط کیا کریں اس جگہ اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا - کہ ہمارے دوستوں کو اپنے دوسرے احمدی بھائیوں کو کسی قسم کی تکلیف پہونچانے سے بچتے رہنا چاہیئے - ایک گاؤں میں جہاں شاید سال بھر میں کوئی ایک مہمان اتفاق سے جا پہونچے - اس کی خاطر فراغ کرنا کوئی مشکل امر نہیں لیکن کسی بڑے شہر میں جیسا کہ لاہور ہے کسی ایک اکیلے دوست کیواسطے یہ مشکل ہے کہ روز کے آنیوالے مہمانوں کی خاطر داری کے سامان بہم پہنچا سکے - اللہ تعالیٰ خوش رکھے - خواجہ صاحب کو اور میاں چراغ الدین صاحب کو کہ ان کے دروازے کھلے مہمانوں کی خدمت کے واسطے ہر وقت کھلے رہتے ہیں - لیکن حالات تمدن کا یہ تقاضا ہے کہ ایسے شہروں میں جہاں سرائیں اور ہوٹل اسی مطلب کے واسطے بنے ہوئے ہیں - دوستوں کو چاہیئے کہ ان سے فائدہ اٹھائیں اور کسی کے واسطے موجب تکلیف نہ ہوں - ایسا ہی بمبئی ہمارے دو دوست ہیں جو بڑے اخلاص کے ساتھ تمام دینی خدمات میں حصہ لیتے ہیں سیٹھ اسمٰعیل صاحب و زین الدین محمد ابراہیم صاحب - بمبئی ایک ایسا شہر ہے کہ وہاں چھوٹے سے چھوٹا مکان بھی بیسیوں روپے ماہوار کرایہ پر ملتا ہے ایسی جگہوں پر بہتر یہی ہے - کہ احباب کو اگر جانے کی ضرورت ہو - تو کسی ہوٹل یا سرائے میں قیام اختیار کریں - اور اپنے کاروبار کو خود ہی پورا کر کے کسی بھائی کے اوقات میں ہارج نہ ہوں

خانہ غائب - عبدالغفور مرحوم جو کہ پٹیالہ نہر میں ڈوب کر مر گیا پڑھا جاوے - عبدالحی لاہوری

تنبیہہ

بعض دوستوں کے شکایتی خطوط آنے پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ کہ اخبار میں لکھا جائے کہ بعض احمدی لوگ آپس میں دنیوی معاملات اور معاہدات کرتے ہیں۔ اور ایسے معاملہ کرتے وقت پسند نہیں کرتے کہ ہمارے ساتھ مشورہ کریں یا ہم کو اطلاع ہی دیویں۔ بعد میں جب ان کو مشکلات پیدا ہوتے ہیں۔ تو ہم کو خط لکھتے ہیں اور ایک دوسرے کی شکایت کرتے ہیں۔ بلکہ بعض لوگ طعن کرتے ہیں کہ یہ احمدی جماعت کا حال ہے حالانکہ ہم ایسے معاملات میں کس طرح ذمہ دار ہوسکتے ہیں۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ لین دین کے معاملات میں عاقبت اندیشی شریعت و رعایت عدالت کے مطابق کام کریں۔ صرف احمدی کہلانا کوئی نوشتہ حاکم کا سارٹیفکیٹ نہیں اور نہ اس سے احمدیت پر کوئی الزام ہے۔ خدا کی مخلوق کثیر ہے۔ اُمت محمدیہ میں مسلمان کہلانے والے جب بدمعاملگی کرتے ہیں۔ تو اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی اعتراض نہیں۔ مخلوق خدا میں سے کوئی بدچلنی کرتا ہے۔ تو اس سے خالق پر کوئی اعتراض نہیں ہے *

میری اپیل

منجانب مینیجر بدر

میں کئی ہفتوں سے بدر کے معزز ناظرین کو اس طرف متوجہ کر رہا ہوں کہ وہ مہربانی فرماکر اخبار کے خریدار بڑھانے کی طرف توجہ کریں اب تک جن اصحاب نے اس گذارش پر نظر التفات کی ہے وہ یہ ہیں۔

منشی کبیر الدین احمد صاحب لکھنؤ دو خریدار۔ سید محمد شاہ نواز صاحب فیروزپور دو خریدار۔ حکیم محمد بخش صاحب کیمبل پور۔ دو خریدار۔ منشی غلام حیدر صاحب رنبیر نگر پور دو خریدار۔ بابو فضل احمد صاحب لاہور ایک خریدار۔ ڈاکٹر عطر الدین صاحب افریقہ ایک خریدار جناب علمت خان صاحب کاٹھ گڈھ ایک خریدار۔ جناب محبوب عالم صاحب گجرانوالہ ایک خریدار۔ جناب فضل کریم صاحب بیری بانما ۳ خریدار (خاص شکریہ) حکیم علی احمد صاحب بنگلہ ایک۔ مرزا عبدالغنی صاحب کوٹلی ملتان ایک۔ جناب اکبر علی خان صاحب شاہجہانپور ایک۔ منشی نظام الدین صاحب سب پوسٹماسٹر ایک۔ پیر برکت علی صاحب دو۔ چوہدری غلام حسن سٹیشن ماسٹر بہاول پور ایک۔ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار ایک۔

امید کہ دوسرے خریدار بھی جلد توجہ فرماویں گے۔

سلسلہ بیعت

بیعت کا سلسلہ روز افزوں ترقی پر ہے۔ روزانہ لوگ یہاں بیعت کی درخواستوں کے خطوط آتے ہیں اور بہت سے لوگ یہاں آکر بیعت کرتے ہیں جلسہ پر بیعت کرنے والوں کی تعداد اتنی بڑی ہے۔ اور ایسے مختلف اوقات میں سلسلہ بیعت جاری رہا کہ ان کا یاد رکھنا مشکل تھا۔ لیکن چند دوستوں نے دفتر میں آکر خواہش ظاہر کی اور اصرار کیا کہ ان کے نام درج اخبار کئے جاویں اس واسطے مطابق گنجائش چند نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

فقیر نور محمد۔ موضع جلال پور۔ تحصیل شورکوٹ۔ ضلع جھنگ

محمد صدیق۔ ریاست جموں۔ ضلع میرپور۔ تحصیل کوٹلی موضع پھگواڑی

اللہ دتا " " " " " گوئی

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب چھاونی نوشہرہ توپ خانہ نمبر ۲۲

میاں عبدالغفار صاحب ساکن دہرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور

سید حسین علی شاہ صاحب " " " "

غلام اللہ دتا پسر احمد بخش صاحب " " " "

احمد گل۔ سکنہ شیخان۔ تحصیل ٹہری۔ ضلع کوہاٹ

مسماۃ صاحب جی والدہ " " "

بختندہ زوجہ احمد گل " " "

مسماۃ مہر نبی دختر " " " "

مسماۃ ادل نسار " " " "

اسرائیل بیٹا احمد گل " " " "

سراج الدین موضع چک ۱۰۳ دہیر کے نہر جہلم۔ تحصیل سرگودہ

بابو علی بخش صاحب کلرک فیروزپور۔ مولوی مسیح الدین صاحب مقام کوئٹہ۔ بانع علی موضع رہانہ ساہو ڈاکخانہ سرائے سدھو خدا بخش صاحب ماڑی۔ کیرا۔ ضلع ملتان۔ غلام محمد صاحب پنڈی والا۔ تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات۔ چوہدری غلام فرید صاحب احمدی۔ بیرچیا۔ دسوہہ۔ ہوشیارپور۔

آدان گل ولد محمد گل ضلع کوہاٹ۔ ڈیرہ داؤد شاہ صاحب

اہلیہ ایضاً مسماۃ مہر بی بی " " " "

بیگم ہمشیرہ ایضاً " " " "

سلام احمد ولد میاں شرف الدین۔ خود پور ضلع لاہور

نور احمد خان صاحب ساکن سارچور تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

اس پہیلی کو کون بوجھے

ایک صاحب انبالہ سے کتاب شوکت الاسلام کی فروخت کے واسطے لکھتے ہیں اور اپنے دستخط اس طرح کرتے ہیں۔

محمد [illegible] از انبالہ

ساتھ کسی محلہ وغیرہ کا پتہ بھی نہیں دیا۔ پھر جواب کس طرح دیا جاوے۔

دُعا مدد

میاں صدر دین صاحب دو آبہ میں بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

اس بستر کا مالک کون ہے؟

جلسہ سالانہ کے موقع پر کسی صاحب کا بستر گمشدہ دفتر سکرٹری میں موجود ہے جس صاحب کا بستر ہو وہ بستر کی تفصیل سے مطلع فرماویں اور منگالیں۔

لیکچر کفارہ

جو مفتی محمد صادق صاحب نے دسمبر گذشتہ میں لاہور کے ایک شاندار جلسہ میں دیا تھا۔ عقیدہ کفارہ کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیخ و بن سے اکھاڑ دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ / - ایک روپیہ میں آٹھ کتابیں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ بدر بک ایجنسی۔ قادیان سے طلب کرو۔

عرض ارسال

۷ - ۱۴ - اپریل کے دو پرچے ۲۱ اپریل ۱۹۱۰ء کے پرچے کے ساتھ تو ارسال کرنے ہی پڑے تھے۔ مگر اس کے بعد کارکنان پریس کی بیماری کی وجہ سے مجبوراً پریس بند رہا۔ قادیان میں کار تعمیر و بیماری کی وجہ سے پندرہ تاریخ ہوا پر بھی کل کش نہیں ملتا تھا یہی وجہ ہے۔ الحکم بھی نہیں نکل سکا۔ اور کسی دوسرے پریس پر بلغیر اجازت سرکاری اخبار نہیں چھپ سکتا۔ اس لئے ہمارا ارادہ کہ ۲۴ صفحے کا اخبار ۵ مئی کو بھیجا جاوے پورا نہ ہوسکا۔ اب کام صرف دو تین دن سے شروع ہوا ہے۔ ناظرین کے رفع انتظار کے لئے یہ چار ورق بڑی شکل سے چھپوا کر شائع کئے جاتے ہیں۔ تفسیر پارہ سولہ و سترہ میرا خیال ہے یکدم چھپوا کر اگلے ہفتے بھجوائی جا سکیں گی۔

سُنّت احمدیہ

قاضی اکمل صاحب کی نئی تالیف جس میں نماز روزہ۔ زکوٰۃ۔ طلاق اور نکاح کے مسائل بالدلائل مرقوم ہیں یعنے قرآن و حدیث سے ہر مسئلہ کو جس پر ہمارا عمل ہے ثابت کیا ہے اور جن کا عمل اس کے خلاف ہے ان کی کمزوری دکھائی ہے۔ صفحہ ۸۸ حجم قیمت ۴ / -

پسندیدہ امیر المؤمنین چنانچہ آپ نے مندرجہ ذیل تقریظ کی ہے۔

میں نے اس کتاب کو پڑھا کتاب ہر ایک پہلو میں مجھے پسند ہے جزی اللہ المصنف۔

نور الدین

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خرید فرمائیں

قرآن شریف مجلد	۱۲ / -	مجموعہ فتاویٰ احمدیہ	۱ / -	معیار الصادقین	۳ / -
براہین احمدیہ مجلد	۶ / -	ست سلامتیت گگنی ہی مجلد	۸ / -	شہادت القرآن	۳ / -
غیر مجلد	۶ / -	ظہور المسیح	۲ / -	آئینہ صداقت	۲ / -
چشمہ مسیحی	۳ / -	الاستخلاف	۳ / -	غلامی	۵ / -

حضرۃ خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ سولھواں

رکوع نمبر ۱

سورۂ کہف رکوع نمبر ۱۰

آیت ۴ - تاویل - حقیقت

آیت ۷ - یرھقہما - ان دونوں کے ذمے مڑھ دے۔

اس بیان میں تین باتوں پر حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اعتراض کیا ہے۔ کشتی کے توڑنے پر۔ لڑکے کے قتل پر۔ بے مزدوری لینے کے دیوار بنانے پر۔ حالانکہ یہ تینوں واقعات خود حضرت موسےٰ علیہ السلام کے گھر میں ہو چکے ہیں۔ لتغرق۔ کا اگر کوئی خوف تھا۔ تو کیا موسیٰ کی ماں نے خود موسیٰ کو دریا میں نہیں بہا دیا تھا۔ کیا دریا میں بہا دینے سے حضرت موسیٰ غرق ہو گئے تھے۔ اس کے بعد فرعون کے وقت خود حضرت موسیٰ نے ساری قوم کو دریا میں ڈال دیا تھا۔ جہاں بظاہر غرق آب ہو جانے کا خوف تھا۔ ایسا ہی حضرت موسےٰ نے مدین میں کنوئیں پر عورتوں کو پانی پلایا اور بغیر کسی مزدوری لینے کے خود ہی ان کا کام کر دیا۔ پھر قبطی کے قتل کے وقت اور بعد ازاں قاعدین کے قتل کیوقت ایک جان کو بلا وجہ مار دیا تھا۔

دراصل یہ بیان گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معراج کا ہے۔ اس معراج میں وہ عبد بطور ایک فرشتے کے ساتھ تھے اور راہ کے خضر تھے اور یہ سب باتیں آئندہ واقعات کا بیان کرتی ہیں۔ ان میں سمجھایا گیا۔ کہ تمہیں ایک ظالم بادشاہ کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑے گا اور اس سے اور اس کے لشکر سے بچنے کے واسطے تمہیں دریا عبور کرنا پڑے گا اور پھر جنگ کرنی پڑے گی جس میں بہتوں کو قتل کرنا ہو گا۔

دیوار کا معاملہ یہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ البرکات والسلام ایک صالح نبی تھے۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ ایک بنی اسحق۔ ایک بنی اسمٰعیل۔ حضرت ابراہیم کے دین کو لوگوں نے جب خراب کر دیا۔ تو وہ دیوار ان کی گرنے کو تھی۔ اس کی حفاظت کے واسطے اللہ تعالیٰ نے دو نبی بھیج دئے۔ حضرت موسیٰ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ یہ اس دیوار کو اٹھانے والے تھے اور اس طرح وہ پاک تعلیمات کا خزانہ محفوظ رہا۔

اس واقعہ کے معراج ہونے کی اس بات سے بھی تائید ہوتی ہے۔ کہ یہودیوں میں اب تک ایک پرانی کتاب چلی آتی ہے۔ جس کا نام ہے۔ معراج موسیٰ۔ اس میں جس فرشتے کو حضرت موسےٰ کا راہبر بتایا جاتا ہے۔ اس کا نام خضر لکھا ہے (دیکھو انسکلوپیڈیا بیلیکا۔ حروف موسیٰ - واہا کے بیس)

فائدہ - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی معراج میں آئندہ کے واقعات بتلائے گئے تھے۔ مگر حضرت موسےٰ تو درمیان میں بول پڑے اس واسطے سلسلہ لمبا نہ چلا۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر سے کام لیا۔ اس واسطے بہت سے نظارے قدرت دیکھے۔

نکتۂ معرفت - ان آیات میں جہاں کسی عیب کا ذکر ہے وہاں صیغہ واحد متکلم کا استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً اردتُّ۔ میں نے ارادہ کیا اور جہاں عیب و صواب ملا ہے۔ وہاں فرمایا۔ اردنا۔ اور جہاں بالکل خوبی ہی خوبی ہے۔ وہاں کہا ہے۔ اراد ربّک۔ تیرے ربّ نے ایسا ارادہ کیا ہے۔ اس میں ایک طریق ادب سکھایا ہے۔ حضرت ابراہیم کا بھی یہی طریق عمل ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ واذا مرضتُ فھو یشفین۔ جب میں بیمار ہوتا ہوں۔ تو وہ اللہ تعالےٰ مجھے شفا دیتا ہے۔ مرض کو اپنی طرف نسبت کیا اور شفا کو اللہ تعالیٰ کی طرف۔ یہ طریق ادب طریق انبیاء ہے۔

۱۰ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۶ - رکوع ۲

(سورۂ کہف رکوع ۱۱)

تمہید جیسا میں نے کامل یقین سے بلا کسی تردد کے اصحاب کہف کا ذکر کیا تھا کہ وہ کون ہیں اس سے بھی بڑھ چڑھ کر یقین کے ساتھ میں تمہیں ذو القرنین کا حال سناتا ہوں۔ ان آیات میں یہود اور مجوسی دونوں کو ملزم ٹھہرایا گیا ہے۔ حضرت نبی کریم کی نبوت کی مفصل پیشگوئی بائیبل۔ دانیال نبی کی کتاب میں ہے۔ اس کے باب ۸ آیت ۴ کو ملاحظہ کرو۔ اس میں دو سینگ والے ایک مینڈھے کا ذکر ہے۔ جو پورب پچھم میں اپنا سر مارتا تھا۔ پھر ایک سینگ والا بکرا آیا ہے۔ جس نے دو سینگ والے کو ٹکر مار کر پاش پاش کر دیا۔ اس کے بعد گیارہ سینگ والے کا ذکر ہے۔ جس میں نبی کریم کی آمد آمد ہے۔ یہ سب حضرت دانیال کا کشف تھا۔ یہود نے اس کے متعلق سوال کیا تھا کہ دو سینگ والے بکرے کا جو ذکر توریت میں ہے اس کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں۔

آیت ۲ - مکنّا لہ - طاقت دی تھی۔ قرن کے معنے طاقت کے ہیں۔ سورج کے متعلق حدیث میں آیا ہے۔ فانہ یطلع بین قرنی الشیطان۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ سورج کی طلوع کے وقت عبادت اس واسطے منع ہے۔ کہ اس وقت سورج کی پرستش کی شیطنت کا زور آتا ہے۔

مید و فارس کی طاقتوں کے مجموعہ کا نام قرنین ہے۔

مجھے بہت افسوس ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے سینگوں کے متعلق بے ہودہ بحث کی ہے کہ وہ سونے کے تھے یا چاندی کے۔ بعض نے ذو القرنین سکندر رومی کو قرار دیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ اس کے ہاتھ سے مید و فارس کی سلطنتیں تباہ ہوئیں۔ اسے ایک سینگ کا مینڈھا کہا گیا ہے

آیت ۲ - من کل شیء سببا - ہر ایک علم جو اس وقت اس کی سلطنت کے مناسب حال تھا۔

آیت ۳ - فاتبع سببا - منازل الارض پڑاؤ۔ میلوں کے نشان کے مطابق چلا۔

آیت ۴ - فی عین حمئۃ - بحیرۂ کیسپین جس میں مشہور دلدلیں ہیں۔

مغرب الشمس - اس ملک کے لحاظ سے سورج کے ڈوبنے کی وہ جگہ تھی۔ جیسے لکھنؤ وغیرہ کے علاقہ کو ممالک مغربی و شمالی اس واسطے کہتے ہیں۔ کہ جب یہ نام رکھا گیا اس وقت یہ صوبہ علاقہ انگریزی کے مغرب و شمال میں تھا۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ سارے جہان کا مغرب و شمال وہی ہے۔

وجدھا - اس نے ایسا پایا۔ بشری آنکھ سے اسے ایسا نظر آیا نہ کہ فی الحقیقت ایسا تھا۔

یا ذالقرنین - وہی جو میدو فارس کی سلطنتوں کا مورث اعلیٰ تھا۔ اسجگہ مخاطب ہے۔

آیت ۷ - یسرا - خوش اسلوبی سے۔

آیت ۸ - مطلع الشمس - مشرقی حدود۔ سلطنت بلوچستان۔

من دونہا سترا - مکان نہیں بناتے تھے۔ کہ دھوپ سے بچ سکیں۔ یعنی وحشی لوگ تھے۔

کیقباد ایک شخص گزرا ہے۔ اس کی سرحد میں بلوچستان بھی تھا۔ یہاں اس نے غالباً عمارتوں کا خیال کیا ہے۔ ایک مورخ نے لکھا ہے۔ کہ سائیبیریا تک پہونچ گیا تھا۔ جہاں لوگ غاروں میں رہتے تھے۔

آیت ۱۰ - بین السدین - پہلے لوگ اپنے شہروں کی حفاظت میں دیواریں رکھتے تھے جس کو فصیل شہر کہتے ہیں۔ لاہور میں بھی فصیل تھی۔ امرتسر کے گرد بھی فصیل و خندق تھی۔ غرض یہ عام دستور تھا۔ اس کے وسیلے سے دشمن سے بچے رہتے۔ کیونکہ آجکل کے یہ خوفناک ہتھیار ان دنوں میں نہ تھے۔

لا یکادون یفقہون قولا - ان کی بولی میدو فارس کے لوگ اچھی طرح نہ سمجھ سکتے تھے۔

آیت ۱۱ - سدا - پہلی یہ فصیل آرمینیا اور آذربائیجان کے درمیان بنائی گئی۔ ۳۰ میل کے قریب جگہ ہے۔ جس سے ملک کو بہت امن پہونچا۔ پھر یورال کی چوٹیوں پر ایسی دیوار کھینچی گئی۔ پھر سمرقند کے قریب بھی ایسی دیوار بنی۔ پھر چین کے لوگوں نے وہ بڑی دیوار بنائی جو مشہور ہے۔ سب یاجوج ماجوج کے حملہ سے بچنے کے لئے بنائی گئی تھیں۔

یاجوج ماجوج - خدا نے انشراح صدر سے مجھے یقین دلایا ہے کہ یہ وہ قوم ہے۔ جو بخارا سے کر شمال تک رہتی تھی۔ گاتھ۔ نارمنز۔ وزی گاتھ۔ سیکسن۔ یہ لوگ جرمن فرانس۔ انگلینڈ وغیرہ ممالک میں جاکر آباد ہوئے۔

ترکوں کی نسبت لکھا ہے۔ اترکوا الترک۔ ان کو ترک اسی لئے کہتے ہیں۔ کہ ترکوا من یاجوج ماجوج۔ انہوں نے شاہان فارس سے معاہدہ کر لیا تھا کہ تمہارے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کریں گے۔ ہمیں یہیں رہنے دو۔ بائبل کی کتاب حزقیل باب ۳۸ میں یاجوج ماجوج کا ذکر ہے۔ ماجوج جزائر میں رہنے والے لوگ ہیں۔ یاجوج۔ ماسکو اور ٹوبالسک کا سردار ہے۔

ایک دفعہ میرا ایک دوست لنڈن گیا۔ میں نے فرمائش کی کہ وہاں کی سب سے پرانی یادگار کا پتہ لگائے۔ چنانچہ اس نے تحقیقات کی۔ تو اسے دو بت دکھلائے گئے۔ جو یاجوج ماجوج کے تھے۔ اور اسے بتلایا گیا۔ کہ اس ملک کی سب سے پرانی یادگار تاریخی یہی ہے۔

حضرت حزقیل کی کتاب میں تصریح سے لکھا ہے کہ جو جزائر میں ۔۔۔۔۔۔ بے پروائی سے رہنے والے ماجوج ہیں۔ اس لئے بھی ان کو یہ نام دیا گیا۔ کہ وہ آگ کی پرستش کرتے یا آگ سے بہت کام لیتے۔

آرمینیا اور آذربائیجان کی دیوار کا ذکر تفسیر بیضاوی میں بھی ہے۔ یورال کی دیوار کا ذکر ابن خلدون میں لکھا ہے۔ چین کی دیوار کا ذکر مفسرین نے کیا ہے۔

آیت ۱۲ - ردما - بڑی روک کی تجویز کرتے ہوئے کیقباد نے جو دیوار بنائی۔ اس گاؤں کا نام سوباس تھا۔ بیسے بنائے تھے۔

آیت ۱۳ - زبر الحدید - یہ لوہا دروازوں کے لئے تھا۔ اور تانبا اس لئے لگایا کہ مٹی نہ کھائے۔

آیت ۱۶ - دکا - ریزہ ریزہ۔ چنانچہ اس زمانہ میں وہ دیواریں کسی کام کی نہ رہیں۔ جنگی حملوں اور ان سے حفاظت کا طرز و طریق بھی بدل گیا ہے۔

آیت ۱۷ - نفخ فی الصور - ایک بگل بجایا جائے گا۔ اور قومیں آپس میں لڑیں گی۔

جمعنہم - ہم ان کے درمیان ایک بڑی لڑائی کرا دیں گے۔

آیت ۱۸ - عرضنا جہنم - دوزخ سامنے ہوگی۔ یہ پیشگوئی ہے کہ اس وقت جنگ اسلحہ آتشبازی سے ہوگی۔

آیت ۱۹ - فی غطاء عن ذکری - دانیال کتاب میں پیشگوئی صاف ہے۔ مگر ان کی نظروں سے پوشیدہ ہے۔

۱۴ - مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۶ رکوع ۳

(سورۂ کہف رکوع ۱۲)

تمہید - جس طرح حدیثوں میں یہ ثابت ہے کہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیتوں کا پڑھنا فتن دجال سے نجات کا موجب ہے۔ اسی طرح آخری آیات کا پڑھنا بھی فتن دجال سے نجات کا موجب ہے۔ اس لئے پھر غور کرو۔ کہ جن کا سورہ کے ابتدا میں ذکر ہے۔ انہی کا انتہا میں بھی ہے یا نہیں۔ ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ دجال کون ہے اور اس کے صفات کیا ہیں۔

آیت ۱ - من دونی - مجھے چھوڑ کر۔

اولیاء - والی۔ چنانچہ بعض لوگوں نے مسیح کو اپنا والی قرار دیا۔

آیت ۳ - ضل - مستہلک ہوگئیں۔ دیکھو کس قدر ایجادیں ہو رہی ہیں۔ مگر وہ تمام جسمانی راحتوں کے متعلق ہیں۔ روحانیات سے بہرہ نہیں۔ ان کی ساری کوششیں اس دنیا کی زندگی میں خرچ ہوگئی ہیں۔ میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم روپیہ جمع کرنے کا خیال چھوڑ دو۔ کہ اس کا انجام سوائے دکھ و مشکلات کے نہیں۔

یحسنون صنعا - اس قوم نے کاریگروں کو وہ حسن دیا ہے۔ کہ یاد ہو شاید پنہاری کا پیشہ کیسا ذلیل تھا۔ مگر واسے پیسنے کی کلوں نے اسے کیسا معزز بنا دیا۔ کہ آج ملر لوگ بڑے معزز امرا اور رائے بہادر کہلاتے ہیں۔ لوہار بھی کمین ہی سمجھے جاتے تھے۔ مگر اب تو

جواعزازو اکرام آئرن ورکس والے رکھتے ہیں وہ ظاہر ہے۔

جراحی۔ حجاموں کے سپرد تھی۔ مگر اب تو سرجن کہلاتے ہیں۔ جولاہے بھی دیس سے مگر اب تو یہ پیشہ ایسا معزز ہوا۔ کہ ملکوں کو خرید سکتے ہیں (لاہور میں رائے میلا رام صاحب اگر ہندی لفظ کا استعمال ان کے واسطے جائز ہو۔ تو جولاہے ہی ہیں۔ ایڈیٹر)

یہ سب آیات اشارہ کرتی ہیں کہ دجال ایک کاریگروں کی قوم کا نام ہے۔

آیت ۱۰۴۔ وزنا۔ ان کے اعمال کو ترازو میں تولنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ سب کچھ اس دنیا میں لے چکے۔ انہوں نے آیندہ کے واسطے کوئی میزان بقایا نہیں چھوڑا۔ کریڈیٹ بیلنس credit balance ان کے نام کوئی نہیں۔ لے چکے۔ باقی کیا ہے۔ جس کیواسطے حساب دیکھا جاوے۔ یا بیلانس balance کی پڑتال کی جاوے۔ اڈیٹر)

یہاں سورہ کہف کے نوٹ ختم ہوئے

۱۵ اپریل ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۶۔ رکوع نمبر ۴

آغاز سورہ مریم رکوع اول

آیت ۱۔ کھیعص۔ اسمائے الٰہی۔ کریم۔ ہادی۔ یجیر ولا یجار علیہ۔ (عالم۔ عزیز۔ عادل) کی طرف ان حروف میں اشارہ ہے۔ صادق الوعد ہے۔ نیز ان آیات میں ان انبیاء کا ذکر ہے زکریا۔ ہود۔ ادریس۔ اسماعیل اور ص سے مراد صداقت انبیاء ہے۔

عراق عجم۔ عراق عرب۔ عرب اور شام کے انبیاء کا تذکرہ ہے۔

آیت ۲۔ رحمت ربک۔ کتنے لوگ ہیں جن کے ان اولاد ہے۔ مگر ان کا خیال اس طرف نہیں جاتا۔ کہ یہ ان کے رب کی رحمت ہے۔

آیت ۳۔ خفیا۔ چلاکر۔ دعا کرتے چلا اٹھا۔

آیت ۴۔ قال رب۔ دعا کا طریقہ بتلایا ہے۔ وھن العظم۔ لکھا ہے کہ اسّی سے کچھ زیادہ عمر ہوگئی تھی۔ بس میری عمر کے برابر ہوں گے۔ وہن کے معنے ضعیف ہوگئیں تیلیاں ہو گئیں۔

شقیا۔ ناکام۔

آیت ۵۔ خفت الموالی۔ قوم میں کوئی نیک نظر نہیں آتا۔

آیت ۶۔ یرثنی۔ وہ علم وہ نبوت جو تونے مجھے اور ہمارے آباو اجداد کو بخشی ہے۔ ان کا وارث بنے

آیت ۷۔ بغلیم۔ لڑکا جو تیرے سامنے ہی جوان بھی ہوگا۔

یحییٰ۔ اس میں اشارہ ہے۔ کہ احیاہ اللہ۔ بالایمان۔ ایمان کے ساتھ لمبی زندگی پائے

آیت ۸۔ انی یکون لی غلام۔ یہ کلمہ یاس نہیں کہ خدا تعالیٰ فرما چکا ہے۔ انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ بلکہ یہ دعا کو عاجزانہ بنانے کا رنگ ہے۔

وقد بلغت من الکبر۔ یعنے نکاح ثانی بھی اب نہیں ہو سکتا۔

عتیا۔ اس حد سے آگے جو صحبت کے لائق ہو۔

آیت ۱۰۔ لا تکلم الناس۔ باتیں چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر و تسبیح سے خاص قسم کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

آیت ۱۱۔ محراب۔ لڑائی کا ہتھیار۔ عبادت گاہ۔

اوحیٰ۔ جلدی جلدی یہ بات کہی۔

آیت ۱۲۔ یایحییٰ۔ درمیانی بات چھوڑ گو کہ قرآن مجید قصے نہیں کہتا۔

حکم۔ حکمت کی بات۔

صبیا۔ چھوٹا ہی تھا کہ دانائی کی باتیں کرتا۔

آیت ۱۴۔ جبارا۔ بگاڑ کرنے والا۔

آیت ۱۵۔ ویوم یموت۔ دیکھئے یہ مقام مضارع ہے اور قابل یادداشت۔ یحییٰ اموات میں داخل ہے اور اسے یموت فرمایا۔

۱۶۔ اپریل ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۶ رکوع نمبر ۵)

سورہ مریم رکوع ۲

تمہید ناامیدوں کو امیدیں دلانے والا ہے۔ حضرت زکریا کی طرح مریم کا حال تھا۔ اسی طرح مکہ میں مدت سے بُت پرستی کا زور رہا۔ کہاں امید ہو سکتی تھی۔ کہ وہاں ایک نبی پیدا ہوگا۔ یسعیاہ نبی کی کتاب میں فرمایا ہے کہ جس طرح ایک مطلقہ تباہ روزگار عورت ہو اسی طرح مکہ کا حال ہے۔ مگر میں خاوند والی سے زیادہ سہاگ لگاؤں گا۔ اعلےٰ درجہ کے شہر عروس البلاد کہلاتے ہیں۔ اسی طرح یسعیاہ کی ۴۲-۴۵ کی ۷ بابوں میں فرمایا ہے اور ایک نبی کے ذریعہ سے عرب کی روحانی ترقی کی پیشگوئی کی ہے۔

آیت ۱۔ انتبذت۔ انفردت خرجت تنہا ہوئیں۔ نکلیں۔ جن میں تھیں ان سے الگ ہوئیں

شرقیا۔ شرقی کے معنے واسعا۔ فصیحا۔ بہت ملکوں میں پائے جاتے ہیں کیونکہ تنگ مکانوں میں دھوپ کھل کر نہیں پڑتی۔ پس شرقی وہ مکان ہے۔ جس پر سورج اشراق کرتا ہو۔

آیت ۲۔ من دونہم حجابا۔ ان لوگوں سے کوئی تعلق نہ رکھا یعنے یہ الگ رہنے لگیں روحنا۔ ہمارا کلام۔ چنانچہ بہت فرشتوں کے ذریعے یہ کلام پہونچا اس لئے فرمایا واذ قالت الملائکۃ ان اللہ یبشرک۔

فتمثل۔ جبرئیل کا تمثل نبی کریم کے سامنے بھی آیا۔

آیت ۶۔ کذلک۔ یہ بات بھی سچ ہے اور خدا کا کلام بھی سچ۔

مقضیا۔ حکم جاری ہوا ہے۔

مکانا قصیا۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ وہ مصر تھا۔ ابن جریر میں بھی اس کا ذکر ہے۔

نسیا منسیا۔ میں ترک کردی جاتی۔ حالت اضطرار میں کلمہ مونہہ سے نکلا۔

آیت ۹۔ سریا۔ چشمہ۔ چھوٹی نہر۔ سری سردار کو بھی کہتے ہیں۔

آیت ۱۲ - فاتت بہٖ - مصر میں بہت مدت رہے پھر وہاں کنعان میں آئے۔

نخلہ - اٹھالائیں جس اونٹ پر تھیں۔ پیچھے یہ تھیں اور آگے وہ۔ جیساکہ پارہ ۱۰ رکوع ۱۲ میں ہے۔ اذا ما اتوک لتحملہم قلت ما اجد ما احملکم علیہ۔ اس وقت حضرۃ عیسےٰ کو نبوت مل چکی تھی۔

فریاً - یہ فقرہ ذم کا بھی ہے اور مدح کا بھی۔ تو گویا لوگوں نے کہا کہ بہت عجیب لڑکا لائی ہو۔ کیوں نہ ہو باپ ماں جو نیک تھے۔

آیت ۱۲ - ھارون - قوم کے بزرگ کے نام پر لوگوں کے نام ہوتے ہیں۔ جیسے گیلانی سید خواہ وہ پشتوں سے پنجابی ہوں۔

آیت ۱۴ - کان فی المہد - یہود علماء بڑے بڑے آدمی تھے۔ حقارت سے کہا یہ کل کا لونڈا ہے اس سے کیا باتیں کریں۔

آیت ۱۵ - اٰتانی الکتٰب - اس سے ثابت ہوا کہ آپ (عیسیٰ) کو نبوت مل چکی تھی۔ کتاب سے مراد توریت ہے۔ توریت کا علم عطا ہوا۔

آیت ۱۶ - اینما کنت - یہ اشارہ ہے اس طرف کہ آپ کو بہت سے ملکوں میں سیر کرنا تھا۔ مصر۔ کنعان۔ کشمیر وغیرہ۔

قصہ لکھا ہے کہ یحییٰ کو آپ نے فرمایا کہ میرے لئے دعا کرو۔ آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے اچھے ہو مسیح نے کہا کہ میں نے سلامتی کا دعوےٰ تو آپ کیا ہے والسلام علیّ۔ مگر تیرے لئے خدا نے سلامٌ علیہ فرمایا۔ اس لئے میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ یہ صوفیاء کا ذوقی لطیفہ ہے

آیت ۲۰ - سبحٰنہٗ - یہ ایک دلیل ہے کہ بے جرم کو پکڑنا اور مجرم کو چھوڑنا سبحانیت کے خلاف ہے۔ اس میں ابطال کفارہ ہے۔

آیت ۲۵ - نرث الارض - تمام ملکوں اور جائدادوں کی ملک پر غرور کرنے والے اس آیت پر غور کریں۔

۱۷ - مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۶ رکوع ۶

سورہ مریم رکوع ۳

تمہید حضرت ابراہیمؑ کی زندگی مومنوں کے لئے نہایت عمدہ اسوۂ حسنہ ہے۔ لباس خوراک پوشاک۔ قطع وضع۔ خصائل ظاہری۔ عزت۔ مقبولیت عامہ۔ ذکر خیر۔ الہیٰ تدبیر آپ ہی سے تھے۔ اس تمام کامیابی کا گُر بتایا ہے کہ ابراہیم صدیق تھا۔ جس کے اور بڑے معنے راست گفتار کے ہیں۔ ہر مضبوط کام جس کا نتیجہ عمدہ ہو اسے عرب صدق کہتے ہیں۔

آیت ۱ - واذکر - اس کتاب میں حضرت ابراہیم کا ذکر کرو۔ حضرت ابراہیم کو سب بہت سے تھے۔

آیت ۲ - اب - چچا۔

آیت ۳ - لِمَ تعبد - شمس کی۔ چندر ماہ کی۔ مرکری کی پرستش کی جاتی ہے۔ جیروں سے اثر کرانا سیکھو میں۔

ما لا یسمع ولا یبصر - مسلمانوں میں بھی لوگ یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ پڑھتے ہیں یہ باتیں کچھ نفع نہیں پہنچاتیں۔

آیت ۴ - سویاً - ہر ایک طرح کی افراط و تفریط سے بچی ہوئی راہ۔

آیت ۹ - الشیطٰن ولیّاً - پہلے آدمی خود بدی کرتا ہے تب خبیث روحیں (شیطان) اس کے یار و آشنا بن جاتے ہیں۔

آیت ۷ - لارجمنّک - سنگسار کرنا ترجمہ نہیں بلکہ لاشتمنّک میں تجھے گالی دونگا۔ یہاں جو ترجمہ لکھا ہے۔ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ یہ معنے صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین نے نہیں کئے۔

ملیّاً - (۱) سویاً سلیماً۔

آیت ۸ - قال سلٰمٌ علیک - دیکھو کیا شستہ زبانی اور خوش بیانی ہے۔ باوجود مباحثے ایک دوسرے کا ادب ملحوظ رہے

آیت ۱۰ - فلما اعتزلہم - ملک شام میں چلے گئے ان سے الگ ہوگئے۔

۲۰ - مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ سولھواں رکوع نمبر ۷

سورۂ مریم رکوع نمبر ۴

تمہید حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اولاد ابراہیم میں حضرت موسیٰ سے خصوصیت کے ساتھ مشابہت ہے اس لئے ان کا ذکر خاص غور کے قابل ہے۔ قرآن مجید میں کئی جگہ اس مشابہت کا ذکر فرمایا۔ مثلاً رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا - (۲) فاٰمن علی مثلہٖ واستکبرتم (۳) ان یؤتیٰ احدٌ مثل ما اوتیتم -

اس مشابہت کا ذکر اس لئے فرمایا۔ تا عیسائی و یہودی اپنے مانے ہوئے رسول حضرت موسےٰ کے معیار صداقت پر اس نبی کو پرکھ لیں۔

آیت ۱ - واذکر - اس کتاب (قرآن شریف) میں حضرت موسے کا ذکر لوگوں کو سناؤ۔

کان مخلصاً - حضرت نبی کریم کے اخلاص کا ذکر بھی ایک جگہ فرمایا ہے۔ دنیٰ فتدلّی فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔

عرب میں ایک رسم ہے۔ جو دو دوست بننا چاہتے ہیں۔ تو عمائد کو جمع کرکے اپنی اپنی کمانیں ملاتے اور اس میں ایک تیر رکھتے۔ یہ اسبات کی طرف اشارہ تھا۔ جو تمہارا دوست ہمارا دوست۔ جو تمہارا دشمن وہ ہمارا دشمن۔

جناب الٰہی سے بھی تعلقات اخلاص ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسے مخلصین کے لئے خدا تعالےٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے کہ اے ابن آدم اگر تو میری طرف چل کر آئے۔ تو میں دوڑ کر آؤں۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کوئی مخلص ضائع ہوا ہو یا ایسی مشکلات میں پڑا ہو۔ جن کا انجام اس کے حق میں برا ہو۔

آیت ۲ - الایمن - بائیں - برکت والی۔

نجیاً - بلند مقام پر پہنچنے والا۔ محبت و پیار کی مخفی باتیں کیں۔

(اس قرآن مترجم پر ایک حاشیہ ہے اس کو میں نے کاٹ دیا۔ کیونکہ اس مترجم کو یہ وہم ہوا ہے کہ کلام بغیر وساطت فرشتہ ہوئی۔ حالانکہ سب سے اعلیٰ وحی وہی ہے جو فرشتوں کے ساتھ ہوتا - کالفظ جب ہوتا ہے۔ کہ فرشتے بھی ہوں۔

آیت ۳ - اخاہ ھٰرون نبیّاً - اخوت خاص برکات کا موجب ہے۔ جن کے بھائی نہیں ہوتے خواب میں ان کے بازو کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے بعض فیضان جماعت و اخوۃ